

# ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE NEWSLETTER

February 2022

صفحہ 2

افکارِ نو سے ڈرنا

صفحہ 3

تمباکو نوشتی کے خاتمے کا چیلنج

## تمباکو سے پاک پاکستان کا حصول ممکن ہے

میں تمباکو سے پاک پاکستان کا حصول ممکن ہے۔ اس سلسلے کا پہلا قدم یہ ہے کہ تمباکو نوشتی کے خاتمے کی کوششوں میں وسعت پیدا کی جائے اور کم نقصان دہ مصنوعات کو تمباکو سے پاک مستقبل کی کوششوں کی بنیاد بنائی جائے۔

تمباکو کے کم نقصان دہ اثرات (ٹی ایچ آر) کے تصور کی بنیاد اس بات پر ہے کہ لوگ گھوٹیں کیلئے سکریٹ پیتے ہیں اور مرتبہ نار (زہر یا مادہ) سے ہیں۔ یہ تصور کا آمد ہے کیوں کہ تمباکو نوشتی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا سارا خطرہ دھوکیں سے پیدا ہوتا ہے۔ نار کے ذرات اور مختلف قسم کے زہر یا مادے تمباکو کے جلنے سے سانس کے ذریعے پھیپھروں میں داخل ہوتے ہیں۔ جبکہ گھوٹیں لوگوں میں سکریٹ نوشتی کا انحراف پیدا کرتا ہے۔ دھوکیں میں ہزاروں کیمیائی مادے ہوتے ہیں جو تمباکو جلنے کے دوران پیدا ہوتے ہیں۔ اگر تمباکو نوشت سکریٹ کے ایسے مقابل استعمال کریں جس میں سکریٹ کا جنم شامل نہ ہو اور صرف ٹکوٹین فراہم کریں تو وہ تمباکو نوشتی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے فیکٹ کے ساتھ ہے۔

جیسا کہ، برطانیہ اور سویڈن جیسے ممالک تمباکو نوشتی کے مکمل خاتمے کی کوششوں میں کامیابی کے ساتھ کم نقصان دہ تمباکو نوشتی کے تصور سے استفادہ کر رہے ہیں۔ عالمی سطح پر تدارک تمباکو نوشتی کے خاتمے کی کوششوں کا اہم حصہ ہے۔

تمباکو نوشتی کے تدارک کی سہولیات تک رسائی کو اب بنیادی انسانی حق کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے کونشن کی توثیق کے تقریباً دو عشرے بعد بھی پاکستان میں تمباکو نوشتی کے تدارک کی سہولیات تک رسائی کم ہے۔ ہر سال صرف ایک چوتھائی تمباکو نوشت یعنی 25 فی صد تمباکو نوشتی ترک کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاہم تمباکو نوشتی ترک کرنے میں کامیابی کی شرح تین فی صد سے بھی کم ہے۔

تمباکو سے پاک پاکستان ممکن ہے۔ تاہم اس کیلئے ہمیں تمباکو نوشوں کی آواز سننا پڑے گی۔ انہیں تمباکو سے پاک مستقبل کی کوششوں کا حصہ بنانا ہوگا، پالیسی سطح پر تمباکو نوشتی کے تدارک میں ان تمباکو نوشوں کی شرکت سے یہ جاننے کا موقع ملے گا کہ انہیں تمباکو نوشتی ترک کرنے کیلئے یا تمباکو نوشتی

2014 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں تمباکو نوشوں کی تعداد دو کروڑ اتنا لیس لاکھ (23,900,000) سے بڑھ کر تقریباً دو کروڑ نوے لاکھ (29,000,000) تک جا پہنچی ہے۔ غریب گھر انوں میں یہ شرح ایمیر گھر انوں کی نسبت زیادہ ہے۔ غریب گھر انوں میں تمباکو استعمال کرنے کی شرح 48.8 فی صد جبکہ ایمیر گھر انوں میں یہ شرح 37.9 فی صد ہے۔ ان تمباکو نوشوں میں سے پیشتر سکریٹ نوشت ہیں۔ گھروں کے اندر کام کرنے والے دوہماں سے زیادہ یعنی 72.5 فی صد افراد و سروں کی تمباکو نوشتی کا شکار ہوتے ہیں۔ ملک میں تمباکو نوشتی کے سالانہ خرچ پر تخمینہ 615.07 ارب روپے لگایا ہے جو کہ مجموعی ٹکلی پیداوار کا 1.6 فی صد بنتا ہے۔

اگرچہ پاکستان نے تین نومبر 2004 کو تمباکو نوشتی کے خاتمے کیلئے عالمی ادارہ صحت کے فریم ورک کنوشن کی توثیق کی تھی مگر ملک میں آج تک تمباکو نوشتی کے خاتمے کی کوئی پالیسی موجود نہیں ہے۔ تمباکو نوشتی ترک کرنے کی سہولیات کی کمی یا اس کی عدم و متنابی کی وجہ سے تمباکو نوشتی ترک کرنے کا فیصلہ تمباکو نوشوں ہی کی مرضی پر ہوتا ہے۔ پاکستان میں ایک سال کے دوران تین فی صد سے بھی کم تمباکو نوشت اپنی اس عادت کو ترک کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

ایس ڈی جی 3 کے تحت۔۔۔ اچھی صحت اور بہبود۔۔۔ ہدف 3 اے میں تمام ممالک میں تمباکو کو کنٹرول پر عالمی ادارہ صحت کے فریم ورک کنوشن کے نفاذ کو مضبوط بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اگر یہ جائزہ لیا جائے کہ پاکستان نے اس ہدف کے حصول میں کیا پیش رفت کی ہے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بند جگہوں میں تمباکو نوشتی کی ممانعت اور غیر تمباکو نوشوں کی صحت کے تحفظ کے حوالے سے 2002 کے آرڈیننس پر عمل درآمد نہ ہونے سے معاملات مزید خراب ہو گئے ہیں۔ تشویش ناک بات یہ ہے کہ اس آرڈیننس میں تمباکو نوشتی کے تدارک کا ذکر ہی نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلنے والی تمباکو نوشتی مستقبل قریب میں پاکستان میں لوگوں کی زندگیوں کا حصہ بنی رہے گی۔ تاہم مستقبل قریب

- ہمارے خیال میں تبا کو سے پاک پاکستان کے لئے چار نکات پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔
- 1۔ تبا کو نوشی کے تدارک کی سہولیات تک رسائی اور سستے واموں فراہمی۔
  - 2۔ سگریٹ نوشوں کی آواز کو سننا کہ انہیں تبا کو نوشی کے خاتمے کیلئے کس قسم کی مدد کار ہے۔
  - 3۔ کم نقصان دہ تبا کو نوشی کو انسداد تبا کو نوشی کی قومی پاکستانی کا حصہ بنانا۔
  - 4۔ کم نقصان دہ تبادل مصنوعات کیلئے قانون سازی کرنا۔

سے تبادل مصنوعات پر جانے کیلئے کس قسم کی مدد کار ہے۔ ایف سی ٹی سی کے آریکل 14 کے مطابق حکومت کی جانب سے بننے والی سب پاکستانیوں میں تبا کو نوشی کی آراء اور ان کی ضروریات شامل ہوئی چاہیں۔ گزشتہ دعشوں کے دوران تبا کو نوشی کے خاتمے کیلئے کی جانے والی کوششیں تبا کو نوشی کی شرح کم کرنے کیلئے اہم اور ضروری ہیں تاہم جانے والی سگریٹ نوشی کے خاتمے کے نئے ذریعوں کو نظر انداز کرنے سے پاکستان میں صرف تبا کو نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے بوجھ میں اضافہ ہو گا۔

## Cessation The Right to Health



## افکارِ نو سے ڈرنا

ارشد رضوی

”غريب پيدا ہونا تمہارا جرم نہیں ہے مگر غريب مرنا تمہارا جرم ہے“، یہ کسی سیانے نے کبھی کہا ہو گا جو ٹھیک ہے اگر اس پر غور کیا جائے، اس بارے سوچ چبارے کام لیا جائے۔ غريب فرد ہو، مگر ہو، خاندان ہو یا بادری یا معاشرہ، غربت ناسور ہے، غربت لعنت ہے جس سے اللہ کے نبیوں نے بھی پناہ مانگی ہے اور اسے بر جانا ہے۔

غريب معاشرے کو ترقی پذير کے خوبصورت غلاف میں لپیٹ کر مزید غريب رکھنے پر آمادہ کیا جاتا ہے یہ ولڈا کانوئی کے کھیل تماشے ہیں۔ غربت سے بھوک، افلاس، بیماری، جرام، اور جہالت جنم لیتے ہیں اور جہالت ترقی کی راہ میں ایسا پہاڑ ہے جسے ہٹانے کے لئے غربت سے نہ راہ ہونے کا حوصلہ اور ولولہ ہونا بنیادی شرط ہے۔

معاشرے سے غربت کا خاتمہ صرف اس صورت ہی ممکن ہے کہ جہالت کا خاتمہ کیا جائے اور جہالت کا خاتمہ تعلیم یافتہ معاشرے سے ہی ممکن ہے۔ اگر غريب معاشرے نے یہ طریقہ کہ ہمیں غربت کو خیر با کہنا ہے تو اس معاشرے کی اوپرین ترجیح اپنے بچوں کو عصر نو کی تعلیم اور نیکناں الوجی سے آراستہ کرنا ہو گا۔ ایک تعلیم یافتہ معاشرے میں ہی نئے خیالات کو قبول کرنے اور اپنانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ نئے خیالات اور افکارِ نو کو سمجھنا اور قبول کرنا آسان مرحلہ نہیں ہوتا۔ اپنے آبا اجداد کی فکری و راست کو چھوڑنا بہر حال مشکل ہوتا ہے، اتنا مشکل کہ بعض اوقات ترقی یافتہ معاشرے بھی نئی تحقیقی نئی سوچ اور نئے افکار کو قبول کرنے سے نہ صرف انکاری ہوتے ہیں بلکہ ان کی راہ کی بڑی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

تمبا کو کے استعمال کی تاریخ چھ بڑا رسال قبل مسجح میں ملتی ہے۔ مختلف شکلوں میں تبا کو کا استعمال اور اس کے ارتقاء کی کہانی سائنس اور نیکناں الوجی کے ارتقاء کے قدم بقدم چلتی رہی ہے، چلتی رہے گی۔ 1881 میں جہز یونیک نامی ایک امریکن نے سگریٹ بنانے والی مشین ایجاد کی جس نے سگریٹ کی شہرت کو بلند یوں تک پہنچادیا۔ تب سے اب تک سگریٹ کی شکل و صورت اور قدر و قامت میں بے شمار تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ لوگوں کو متوجہ کرنے اور سگریٹ نوشی کا عادی بنانے کے لئے نت نئے حرے اور طریقے ایجاد ہوتے رہے ہیں۔

2003 میں چین کے ایک فارماسٹ ہون لک نے وینگ ڈیوائس ایجاد کی۔ یہ ڈیوائس بنانے کا مقصد در اتنی سلنگے والے سگریٹ کا تبادل بانا تھا۔ آج 2022 میں برطانیہ، ناروے، سویڈن، نیوزی لینڈ اور جاپان سمیت کئی اور ممالک نے سگریٹ کے دھوئیں سے پاک نکوٹین مصنوعات کے استعمال سے تبا کو نوشی کی شرح میں خاطر خواہ کی لانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ یہ فرست و ولڈ کے امیر ممالک ہیں۔ یہ اپنے شہریوں کو سخت کی بہترین سہولیات مہیا کرتے ہیں اس کے باوجود سگریٹ کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں پر اثر نہیں والے بے تحاشا اخراجات، جو فرداور

ریاست دونوں پر ایسا بوجھ ہیں جن سے گلو غلامی ممکن ہے، چنانچہ یہ ترقی یافتہ ممالک اپنے شہریوں کو ان موزی اور جان لیوا بیماریوں سے بچانے کی ہمکن کوششیں کر رہے ہیں۔ امریکہ کی تازہ ترین تحقیق تبا کو نوشی کرنے والوں کی مدد کرنے میں ای سگریٹ کی تاثیر کی طرف اشارہ کرتی ہے جو راستی سگریٹ کو کامل طور پر کم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ ان کے متاثر اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ایکٹر ایک ڈیلوری سسٹم (EDS) جیسے ویپس، سگریٹ سے کم نقصان دہ ہیں اور تبا کو نوشی کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ امریکہ میں ای سگریٹ کے کم نقصان دہ ہونے کی تائید میں جامد ارتھریک موجود ہے اور اس جدت کے خلاف بھی آوازیں موجود ہیں۔ ای سگریٹ کے ایڈو کیس کا کہنا ہے کہ حکومت اگر ویپ مصنوعات پر زیادہ ٹکس عائد کرتی ہے تو یہ اقدام روایتی سگریٹ پینے والوں کی تعداد میں اضافہ کا باعث بن سکتا ہے۔ اسی طرح سکاٹ لینڈ میں تبادل مصنوعات کی دکانوں میں بخارات کی مصنوعات کی تشویش پر پابندی لگانے کے منصوبے کو 2034 تک تبا کو سے پاک نسل بنانے کی کوششوں میں رکاوٹ کا خطہ قرار دیا جا رہا ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق 2017 میں تبا کو نوشی کی وجہ سے پاکستان میں 163,000 افراد ہلاک ہوئے ان میں 31,000 افراد وہ تھے جو سگریٹ نوش نہیں تھے تاہم ان کی موت کی وجہ و سروں کے سگریٹ کا دھواں تھا۔ پاکستان نے سگریٹ ائٹسٹری سے 2017 میں 82 ارب روپے ٹکس وصول کیا۔ چار سال بعد 2021 میں 125 ارب روپے ٹکس وصول کیا۔ جبکہ سگریٹ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے علاج معاہدے پر حکومت 600 ارب روپے سالانہ کا بوجھ برداشت کرتی ہے۔ پاکستان جیسے غريب ملک کی معیشت پر یہ ایسا بوجھ ہے جس سے چھکارہ ممکن ہے۔ ٹو بیکو کشور کی کوششیں قابل تحسین گرنا کافی ہیں۔ WHO-FCTC کے آریکل 1 کی شق ڈی کے الفاظ یہ ہیں: *“tobacco control” means a range of supply, demand and harm reduction strategies that aim to improve the*

میں بالائی آبادی کا 1.7 فیصد ای سگریٹ استعمال کرتا تھا جو 2019 میں بڑھ کے 7.1 فیصد تک جا پہنچا اور اسی عرصہ میں سگریٹ کے استعمال میں نمایاں کمی ہوئی جو 19.6 فیصد سے کم ہو کر 7.1 فیصد ہو گئی۔ (ہارم ریڈ کشن جرزل)

شہریوں کو صحت کی بہتر سہولتیں مہیا کرنا ہر حال حکومت کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری سے عمدہ بر عملی بنانی ہے۔ انسانی صحت کو بہتر کرنے کی خاطر تمباکو کے استعمال کو ختم یا کم کرنا ہے۔ اس شق کی موجودگی میں یہ امر ناقابل فہم ہے کہ بعض ادارے اور تنظیمیں پاکستان اور دنیا ہر سے تمباکو کے مکمل خاتمے کے لئے مصروف عمل اداروں کی مخالفت میں سرگرمیں عمل کیوں ہیں! حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ ٹوبکوشنروں اور تمباکو کے مکمل خاتمے کے لئے جل کر کام کریں تاکہ سگریٹ کے نقصان دھنطرات سے انسانی صحت کو درپیش چیلنجز سے بہتر طور پر نپٹا جاسکے۔

پاکستان جدید تحقیق سے اپنے شہریوں کو روشناس کرائے، الیکٹرینک نکوٹین ڈلیوری سسٹم (ENDS) وغیرہ کو بیکارنے کرے، سگریٹ کی پیداوار اور استعمال پر پابندیاں عائد کرے اور تمباکو نوشی کی شرح کم کرنے کیلئے ان مصنوعات کے استعمال سے استفادہ کرنے کے اقدامات کرے جو مغرب کے بہت سے ممالک کر رہے ہیں۔

(نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں درج ذیل ویب سائٹس، اخبارات اور مضمایں سے مدد لی گئی ہے جس کے لئے مضمون نگاران سب کامنون ہے)

<https://www.malaymail.com/news/malaysia/2022/02/1616/high-vape-taxes-could-push-more-people-to-smoke-conventional-cigarettes-study>

SOURCE: ASSOCIATION OF E-CIGARETTE USE WITH DISCONTINUATION OF CIGARETTE SMOKING AMONG ADULT SMOKERS WHO WERE INITIALLY NEVER PLANNING TO QUIT DAILY VAPING DRAMATICALLY UPS QUIT RATE IN HEAVY SMOKERS NOT AIMING TO QUIT Wednesday February 16 2022, 12.01am, The Times  
Posted to Politics February 14, 2022 by Martin Cullip

health of a population by **eliminating** or reducing their consumption of tobacco products and exposure to tobacco smoke;}

اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ انسانی صحت کو سگریٹ سے چھپنے والے نقصان کو کم کرنے کی حکمت عملی بنانی ہے۔ انسانی صحت کو بہتر کرنے کی خاطر تمباکو کے استعمال کو ختم یا کم کرنا ہے۔ اس شق کی موجودگی میں یہ امر ناقابل فہم ہے کہ بعض ادارے اور تنظیمیں پاکستان اور دنیا ہر سے تمباکو کے مکمل خاتمے کے لئے مصروف عمل اداروں کی مخالفت میں سرگرمیں عمل کیوں ہیں! حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ ٹوبکوشنروں اور تمباکو کے مکمل خاتمے کے لئے جل کر کام کریں تاکہ سگریٹ کے نقصان دھنطرات سے انسانی صحت کو درپیش چیلنجز سے بہتر طور پر نپٹا جاسکے۔

سگریٹ کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے نتیجے میں ہونے والی اموات ہدف 3 سے ناکامی کا اعتراض ہے۔ ہدف 3 سے متعلق "قومی تربیجی اہداف، قومی تربیجی اشارات، اور قومی بنیادی معلومات 15-2014" کے خانے ابھی تک خالی ہیں گویا سال 2022 کا دوسرا مہینہ شروع ہے اور ابھی ہدف 3 کی ترجیحات، اشارات اور بنیادی معلومات ہی طبقہ ہو پائیں۔ اقوام متحده کے پائیار ترقی کے اہداف 2015 (SDG-2015) پر پاکستان نے دستخط کئے ہیں۔ ہدف 3 "اچھی صحت اور فلاج، میں لکھا ہے" ہر عمر کے افراد کے لئے صحت مندرجہ کویقینی بناانا اور فلاج و بہبود کو بہتر بناانا" ہے۔

امیریل ٹوبکو کیمپین اے ایک مہم "کلیئر دی سموک" کا آغاز کیا ہے جس کا مقصد کینیڈن شہریوں کو بخارات کی مصنوعات کے بارے میں تھاں سے آگاہ کرنا اور یہ بتانا ہے کہ یہ مصنوعات سگریٹ کے مقابلے میں خطرات کو کم کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں، غرض یہ کہ ترقی یافتہ دنیا نے یہ باور کر لیا ہے کہ سگریٹ کا استعمال صحت اور محیثت دونوں کے لئے نقصان دہ ہے اور اس سے بچا جاسکتا ہے۔ برطانیہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ وینگ سگریٹ نوشی سے 95 فیصد کم نقصان دہ ہے۔ یورپ کے کچھ ملکوں اور نارتھ امریکہ میں اسی سگریٹ کا استعمال تیزی سے مقبول ہو رہا ہے۔ برطانیہ میں 2017

## تمباکو نوشی کے خاتمے کا چیلنجر

ڈاکٹر عبدالحمید لغاری

فوڈ اینڈ اگری پلیچار آر گنائزیشن کے مطابق سال 2000 سے 2016 کے دوران مکمل سگریٹ کی پیداوار میں 60 بلین تک کا اضافہ ہوا جبکہ 2000 سے 2017 کے دوران تمباکو کی کاشت کا شرکت 0.27 فی صد کے سالانہ اضافے کے ساتھ 45.6 ہزار سے 47.7 ہزار تک جا پہنچا۔ اسی طرح سال 2000 اور 2017 کے درمیان فی ہیکٹر 90.1 اور فصل میں 0.27 فی صد سالانہ بڑھوڑی کی وجہ سے تمباکو کی پیداوار میں 85.1 ہزار سے 113.4 ہزار تک جا پہنچا۔

تمباکو کی صنعت سے تقریباً تین لاکھ چھپاں ہزار افراد کا روزگار وابستہ ہے۔ اس صنعت کی سالانہ آمدنی 300 ارب روپے ہے جو قریباً بارہ لاکھ افراد کو روزگار دیتے ہاں ذریعہ ہے۔

پاکستان سال 1948 میں تمباکو کا صرف درآمد کنندہ تھا تاہم سال 1969 تک پاکستان تمباکو کی کاشت کا شرکت کے نئے طریقوں، صنعتوں، حکومت اور تمباکو کا شت کریں والے کسانوں کے ساتھ اشتراک کے نتیجے میں خود فاالت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیپلمنٹ اکنائس کے مطابق تمباکو کا استعمال کم کرنے کا سب سے مؤثر طریقہ ٹیکس کے ذریعے قیتوں میں اضافہ اور اس اضافے کا قیتوں میں ظہور یقینی بناانا ہے کیوں کہ

جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس وقت ملک میں تمباکو کی کاشت نہیں کی جاتی تھی بلکہ اسے مطلوبہ مقدار میں درآمد کیا جاتا تھا۔ ملک میں تمباکو کی کاشت پہلی بار آزمائشی بنیادوں پر سال 1948 میں شروع ہوئی تاہم 1968 سے پہلے کے دور میں کاشت کا معيار ناپس ہونے کی وجہ سے تمباکو کو بڑے پیمانے پر درآمد کرنا پڑتا تھا۔

تمباکو اور اس کی مصنوعات کی کاشت، پیداوار اور برآمدات بڑھانے کیلئے سال 1968 میں ایک وفاقی ادارے کے طور پر پاکستان ٹوبکو بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آج بھی تمباکو اور اس کی مصنوعات کے تمام معاملات دیکھنے اور ان کی برآمدات کا اختیار بورڈ کے پاس ہے۔ اس کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک تمباکو اور تمباکو کی صنعت سے متعلق کسی بھی مسئلے کے احصار و شمار کا اکٹھا کرنا ہے تاہم بورڈ اور تمباکو صنعت کے ذمہ دار یہ ذمہ داری بھانے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ تمباکو کی پیداوار اور اس کے استعمال سے متعلق احصار و شمار پرانے ہیں۔ دستیاب احصار و شمار کے مطابق سال 2016 اور 2017 میں پاکستان کو تمباکو کی خام پیداوار کی مدیں دنیا کا نواں کاشت کا شرکت کیا ہے۔ اس کی وجہ سے اور فی میکٹ پیداوار میں اکٹیں والے ملک قرار دیا گیا ہے۔

سالہ بڑا ایک سو (100,160) افراد تباکو نوشی کی وجہ سے مرتے ہیں جبکہ 6 سے 15 سال کی عمر کے درمیان تقریباً 1200 بچے روزانہ سگریٹ نوشی شروع کرتے ہیں۔

GAT سروے کے مطابق سال 2014 اور 2015 کے دوران تقریباً دو کروڑ چوبیں لاکھ افراد نے کسی نہ کسی شکل میں تباکو کا استعمال کیا۔ تباکو کا استعمال کرنے والوں میں ایک کروڑ چھپن لاکھ تک کا اضافہ ہوا ہے جس میں سنتیں لاکھ و اٹھ پانچ، حقہ، شیشہ اور چھینے والے تباکو کا مصنوعات استعمال کرتے ہیں۔ مزیدی کہ سگریٹ یونوریٹیوں، کالجوس، ہسپتاں، ہوائی اڈوں، ریلوے اور سیسٹیشنوں پر خریدے اور پیئے جاسکتے ہیں۔ کھلے سگریٹ خریدنا ایک عام سی بات ہے۔

تمباکو نوشی کا تدارک اس وقت بھی تباکو نوشی پر قابو پانے کی کوششوں میں ایک کمزور کڑی ہے۔ پاکستان کی جانب سے صرف سال 2017 میں نوٹین ریپلیکسٹ تھراپی (این آرٹی) کو دوائیوں کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ پاکستان میں تباکو نوشی کے تدارک کا صرف ایک کلینک ہے جو اسلام آباد کے ایک سرکاری ہسپتال میں قائم ہے۔ این آرٹی بہت مہنگے ہیں اور پاکستان میں آسانی کے ساتھ دستیاب بھی نہیں ہیں۔

تمباکو نوشی ترک کرنے کیلئے ایک ہیلپ لائن بھی متعارف کرائی گئی ہے مگر اس کی زیادہ تشبیہ نہیں کی گئی اور اس کی کارکردگی بھی مایوس کنے ہے۔ ہیلپ لائن پر یکم جنوری 2015 سے کیم تمبر 2020 تک 2,371 کالز موصول ہوئیں۔ ان 2,371 کالزوں سے رجسٹر ہونے والے 1,439 تمباکو نوشوں کو بیشتر انٹی ٹیوٹ آف ریہمیلیٹی ٹیشن میڈیسین کے سپر دیکیا گیا جہاں تباکو نوشی کے تدارک کا ایک کلینک قائم ہے۔ مگر زشتہ پانچ سالوں کے دوران ان 1,439 تمباکو نوشوں میں سے صرف 73 کو تمباکو نوشی ترک نے میں کامیابی ملی جبکہ دیگر 932 افراد نے آن لائن مشاورت کی خدمت حاصل کی۔ پاکستان میں تمباکو نوشی ترک کرنے والوں کی سالانہ شرح تین فیصد سے کم ہے۔ یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ سموکنگ اینڈ پرٹیکشن آف نان سموکرز ہیلتھ آرڈیننس 2002 میں تمباکو نوشی کے تدارک کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تمباکو کے استعمال سے جڑے صحت کے خطرات کو کیسے کم کیا جائے۔ اسی طرح 615 ارب کو کیسے آسانی سخت کی بہتری کیلئے استعمال میں لا جائے۔ اس کا جواب سگریٹ کے کاروبار میں بدلا دلانا ہے۔

پاکستان نے سال 2004 میں انسداد تباکو نوشی کے ضمن میں عالمی ادارہ صحت کے فریم ورک کو نوشن کی تویش کی تاہم اٹھاڑہ سال گزرنے کے باوجود آج بھی ملک میں تمباکو نوشی کے خاتمے کی قومی پالیسی کا فقدان ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ جیسے تمباکو نوشی کے خاتمے کی کوششیں رک گئی ہیں اور اب وہ قصہ پاریہ بن چکی ہیں۔ برطانیہ، جاپان، سویڈن سمیت پیشتر ممالک کم نقصان دہ تمباکو نوشی کے تصور کو تمباکو نوشی کے خاتمے کی کوششوں کا حصہ بنا رہے ہیں اور تمباکو نوشی کے مکمل خاتمے کے اہداف مقرر کر رہے ہیں مگر لگتا ہے کہ پاکستان اس پہلو کو مکمل طور پر نظر انداز کر رہا ہے۔

پاکستان کو سلگنے والے سگریٹ کے استعمال میں کمی لانے کیلئے ضروری اقدامات کرنا ہوں گے۔ ان اقدامات میں تمباکو نوشی کے تدارک کے پروگرام کی سمت اور آسانی کے ساتھ رسانی، تمباکو نوشی پر قابو پانے کی پالیسی میں تمباکو نوشوں کی آراء، این آرٹی کو انسداد تباکو نوشی کی حکمت عملی کا حصہ بنا کر این آرٹی مصنوعات کیلئے قانون سازی شامل ہیں۔

زیادہ تشبیہیں لوگوں کو بالخصوص نوجوانوں کو سگریٹ نوشی شروع کرنے سے روکتی ہیں جبکہ تمباکو نوشوں کو بھی سگریٹ نوشی ترک کرنے پر محور کردیتی ہیں۔

پاکستان نے سال 2013 میں تمباکو کے ایکساائز ٹیکس کی کیم میں تبدیلی کی تھی۔ سب سے کم سٹھ پر سگریٹ کی قیمت 6 روپے تھی جبکہ سب سے بڑی سٹھ پر 20 سگریٹ والی ڈبلی کی قیمت 46.50 روپے تھی۔ تمباکو صنعت کا ٹیکس میں حصہ سال 2016 میں 92 ارب روپے کے مقابلے میں سال 2019 میں 120 ارب روپے تک جا پہنچا جبکہ تمباکو صنعت کے ٹیکس سے ہونے والی آمدنی والی سال 2017 میں 2.15 فیصد سے 3 فیصد تک جا پہنچی۔

حکومت کی تمباکو ٹیکس کی پالیسی میں تبدیلی نہ کرنے کی وجہ تباکو نوشی کے صحت اور سماجی مسائل سے متعلق غلط فہمیاں ہیں۔ نتیجتاً غلط تجزیے سے صحت کے جمیع معاملات خطرے میں پڑتے ہیں۔ پاکستان میں تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اموات پر سال 2019 میں کل 615.07 ارب روپے خرچ ہوئے۔ اس میں بلا واسطہ اخراجات کل خرچ کا 70 فیصد تھے۔

دیکھی علاقوں کے رہائشوں کو کل خرچ کا 61 فیصد، مردوں کو 77 فیصد جبکہ 35 اور 64 سال کے درمیان والی عمر کے افراد کو 86 فیصد بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ ٹیکس کے محاص (جو کہ سال 2019 میں 120 ارب روپے تھے) تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی کینسر، دل اور سانس کی بیماریوں پر آنے والا بالواسطہ اور بلا واسطہ کل خرچ 437.76 ارب روپے بتاتا ہے جو تمباکو صنعت کے ٹیکس محاص سے تین گناہ زیادہ ہے۔ بالواسطہ شرح اموات پر آنے والا خرچ کل لگت کا 23 فیصد جبکہ بلا واسطہ شرح اموات پر آنے والا خرچ کل لگت کا 64 فیصد بتاتا ہے۔

حکومت پاکستان، بحث پر کام کرنے والی قومی وغیر ملکی غیر سرکاری تنظیمیں اور رسول سوسائٹی کے گروپیں زیادہ ترقابی ٹیکس پسہ تمباکو نوشی میں کمی پر کام کرنے والے پروگراموں کو دیتے ہیں۔ ان میں تمباکو سے متعلق لا بگ، تمباکو کے اشتہارات کی ممانعت، عوام میں تمباکو نوشی سے متعلق آگئی پھیلانے اور غیر تمباکو نوشوں کو تمباکو نوشی کے اثرات سے بچانے سمیت متعدد پروگرام شامل ہیں۔ حال ہی میں عالمی ادارہ صحت نے پاکستان کی وزارت صحت کے ٹوکیوکش روپیلی کو رلڈنٹو بیکوڈے 2021 کا ایوارڈ دیا ہے۔ پاکستان میں تمباکو نوشی کے خاتمے کے حامیوں کا کہنا ہے کہ پاکستان کو یہ ایوارڈ گزشتہ عشرے کے دوران اندر اسکے خلاف موڑ کوششیں کرنے پر دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کوششوں میں تمباکو نوشی کے خاتمے کیلئے حکومت عملی بنا نے پر کام، تمباکو سے پاک شی ماڈل کا قیام، سگریٹ کی ڈیبوں پر تصویر لگانے اور انتہا کا سائز بڑھانے سمیت متعدد اقدامات شامل ہیں۔ تاہم اس کامیابی پر حقائق کی بنیاد پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ PHIES سروے 2018-19 کے مطابق تمباکو نوشوں کی تعداد دو کروڑ نوے لاکھ تک جا پہنچی ہے۔

تمباکو کا استعمال امیر گھرانوں کی نسبت غریب گھرانوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ امیر گھرانوں میں تمباکو نوشی کی شرح 38 فیصد جبکہ غریب گھرانوں میں 49 فیصد ہے۔ ورلڈ نوٹو بیکوڈے 2021 کا ایوارڈ لینے پر انگریزی اخباروں نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ تمباکو مصنوعات تک رسائی آسان ہے اور کھلے سگریٹ کی کھلے عام فروخت طالب علموں اور نوجوانوں کیلئے پر کشش ہے۔ پاکستان میں تمباکو نوشی موت کی سب سے بڑی وجہ ہے جو کہ تقابل علاج ہے۔ پاکستان میں ہر سال تقریباً ایک لاکھ

<https://www.theasianmirror.com/pakistan-a-challenge-to-quitting-smoking/>

۲ الٹرینر سرچ ایٹیم پاکستان میں تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس کا قیام 2018 میں مل میں آیا۔

فاوڈیشن فارسک فری ولٹہ کے تعاون سے الٹرینر سرچ ایٹیم نے 2019 میں تمباکو نوشی کے خاتمے اور اس کے پدپول کفرود دینے کے لیے پاکستان الائس فارکوشن بینڈ مکوہارم ریکٹ کام کیا۔

To know more about us, please visit: [www.aripk.com](http://www.aripk.com) and [www.panthr.org](http://www.panthr.org)

Follow us on [www.facebook.com/ari.panthr/](https://facebook.com/ari.panthr/) | [https://twitter.com/ARI\\_PANTHR](https://twitter.com/ARI_PANTHR) | <https://instagram.com/ari.panthr>

Office # 08, First Floor, Al-Anayat Mall, G-11 Markaz, Islamabad, Pakistan Tel: +92 51 8449477 Email: info@aripk.com